احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

پیر 12 جنوری 2004ء

روزنامہ   ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

پیر 12 جنوری 2004ء 19 ذیقعد 1424 ہجری - 12 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 10

رسول اللہ کا تبرک

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالے سے دودھ پیا۔ میں اس وقت حضورؐ کے دائیں طرف اور خالد بن ولیدؓ بائیں طرف تھے۔ حضور نے مجھے فرمایا یہ دودھ تمہارے لئے ہے اور اگر تم اجازت دو تو میں خالد کو دے دوں میں نے کہا میں رسول اللہؐ کے تبرک پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

(مسند اسحاق بن راھویہ جلد 1 ص 228 حدیث نمبر 30 مکتبہ الایمان مدینہ۔ طبع اول 1995)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے۔ اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاوے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کوئی نیک کام کیا؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ فلاں مومن تو ملا تھا وہ کہے گا خداوند میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مل گیا۔ خدا تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ پھر ایک اور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرے گا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دنیا کے ذکر کا نام ونشان بھی نہ تھا' البتہ ذکر الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک دنیا پرست شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس دنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا۔ (-) بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازیں کہ وہ سجدہ سے سر اٹھا دے بخش دیئے جاتے ہیں۔

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبت الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو۔ کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہوگا کیا کوئی رسول ضائع ہوا؟ دنیا ناخنوں تک ان کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے' لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزت وجلال کا تخت نشیں ہو گا۔ ایک ابو بکرؓ ہی کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے کچھ نہ کچھ دکھ اٹھانا پڑتا ہے کسی نے سچ کہا ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشق الٰہی بے شک اول سرکش وخونی ہوتا ہے تا کہ نا اہل دور ہو جاوے۔ عاشقان خدا تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔ قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل پہچانے جاویں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 31)

سوسال قبل 1904ء

حضرت مسیح موعود کے خلاف مولوی کرم دین صاحب نے 1903ء سے ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ کر رکھا تھا۔ اس مقدمہ کی پیشی کیلئے حضور 12 جنوری 1904ء کو گورداسپور تشریف لے گئے۔ اس کی تفصیل اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمایئے۔

AACP کا ساتواں سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا ساتواں سالانہ کنونشن 28۔29 فروری 2004ء کو منعقد کر رہی ہے۔ کنونشن میں کمپیوٹر فیلڈ کے ماہرین کی بڑی تعداد شرکت کرے گی نیز کمپیوٹر فیلڈ سے متعلقہ مختلف علمی وتحقیقی موضوعات پر لیکچرز، ٹیوٹوریلز اور ماہرین کے ساتھ Group Discussion کے پروگرام ہونگے۔ کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین AACP کی ممبر شپ اور تفصیلی پروگرام کیلئے ایسوسی ایشن کے عہدیداران سے رابطہ کریں۔

1۔ صدر ربوہ مجلس (ربوہ، جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا)
ای میل:۔ leonaseer@msn.com
فون نمبر: 04524-214914

2۔ صدر لاہور مجلس (لاہور گوجرانوالہ قصور شیخوپورہ)
ای میل:۔ umair@multi-sol.net
فون نمبر: 0300-8455548

3۔ صدر اسلام آباد مجلس، (اسلام آباد)
ای میل:۔ warriech@yahoo.com
فون:۔ 0333-5217889

4۔ صدر واہ کینٹ مجلس (واہ کینٹ، حسن ابدال، اٹک، ہری پور، ایبٹ آباد، ٹیکسلا)
zeeqamar786@hotmail.com
فون نمبر: 0333-5104259

5۔ صدر راولپنڈی مجلس (راولپنڈی، پشاور، گوجر خان، چکوال، جہلم)
ای میل۔ ehtesham@agico.com
فون: 0303-7776893

باقی صفحہ 7 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

107

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

براہین کا حوالہ

حضرت محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں کہ مجھے بچپن سے کشتی دیکھنے کا شوق تھا۔ ایک دن کشتی دیکھ کر آیا۔ ایک گھر میں کوئی مہمان لاڑکانے سے آیا ہوا تھا۔ اسے کہا گیا کہ وہاں کے کوئی حالات سناؤ۔ اس نے کہا کہ وہاں پر ایک مولوی نے تقریر کی ہے کہ زیادہ تعلیم پڑھنے سے دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ قادیان میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں خدا ہوں۔ میں نے کہا کہ حوالہ دو۔ اس نے کہا براہین احمدیہ میں ہے۔ ایک احمدی کو تلاش کیا گیا وہ محمد حیات تھے چنیوٹ کے رہنے والے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس براہین احمدیہ ہے۔ اس نے کہا، ہے۔ کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ خدا میرے میں ہے اور میں خدا میں ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے۔ جو شخص شیطانی خیالات کا حامل ہو اسے مجسم شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔ جو رحمانی خیالات کا حامل ہو اسے رحمانی کہہ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا۔ میں نے کہا کہ مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے۔ روئی دار ہوتی ہے۔ اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اس کے گلے میں پہنا دیتے ہیں۔ میں اپنی دکان پر آ گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ امام مہدی آ گیا ہے۔ میں قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ رات کوئی گیارہ بجے کا وقت تھا جب میں بٹالے پہنچا۔ قیام کی کوئی جگہ نہ تھی۔ حیران پریشان مسافر خانے کے برآمدے میں کھڑا تھا۔ ایک آدمی اندر سے نکلا اس نے پوچھا کہاں جانا ہے؟ میں نے کہا جانا تو میں نے سکھر ہے۔ تمر ب قادیان جاتا ہوں۔ وہ مجھے ایک احمدی حسین بخش کے گھر لے گیا۔ صبح قادیان روانہ ہونے لگا لیکن میزبان نے اصرار کیا کہ جب تک آپ کھانا نہ کھا لیں آپ کو جانے نہ دوں گا۔ وہ بازار جا کر سبزی وغیرہ لائے اور پکا کر روٹی کھلائی۔ یکہ پر بٹھایا اور کہا کہ قادی کی سواری ہے۔ پوچھا کیا کرایہ لوگے۔ یکہ والے نے کہا کہ اڑھائی آنہ کرایہ۔ پہلے دو سواریاں بیٹھی تھیں تیسرا میں ہو گیا۔ ایک آدمی جس کی بہت لمبی داڑھی تھی وہ بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا کس جگہ جانا ہے۔ میں نے کہا امام مہدی کی زیارت کو جا رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا پتہ نہیں کیوں لوگ آتے ہیں۔ ان کو کیا ہو گیا۔ میں نے استغفار کیا۔ قادیان پہنچے تو وہ آگے تھا اور میں پیچھے۔ وہ مرزا گل محمد کے احاطے کی طرف مڑ گیا۔ میں وہاں کھڑا تھا ایک شخص نے مجھ سے پوچھا آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں نے بتایا اور پھر پوچھا یہ جو شخص مجھ سے آگے تھا یہ کون ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مرزا امام الدین ہے میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مسیح موعود (بیت) میں تشریف لائے تو حضرت مولوی صاحب نے میرا بازو پکڑ کر کہا جو آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں وہی آگے بڑھتے ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور آپ کو اپنے بچپن کے حالات سناتا رہا۔ حضور سنتے رہے۔ میں نے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اخبار بدر بھی لگوایا۔ کتب بھی حاصل کیں۔ واپس گیا تو میرا بھائی ان کتب کو ہاتھ بھی نہ لگاتا تھا کہ ان میں جادو بھرا ہے۔ جو بھی ہاتھ لگائے گا وہ مرزائی ہو جائے گا۔

(الفضل 26 راگست 2000ء)

امر حق کا اظہار

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا، تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے، مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پروا نہیں کی۔ یہاں تک جب کہ ابو طالب آپ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آ کر کہا۔ اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے، میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے .... (آل عمران: 115) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول 281)

مشعل راہ

قومی نیکیوں کا قیام انسان کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں تک .... کی تعلیم کو محفوظ رکھتا چلا جائے اور درحقیقت اسی غرض کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ کی انجمن قائم کی ہے تا جماعت کو یہ احساس ہو کہ اولاد کی تربیت ان کا اہم ترین فرض ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکتہ ایسے اعلیٰ طور پر بیان فرمایا ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ امر ہر شخص جانتا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی اصلاح میں سے مقدم اصلاح لڑکیوں کی ہوتی ہے کیونکہ وہ آئندہ نسل کی مائیں بننے والی ہوتی ہیں اور ان کا اثر اپنی اولاد پر بہت بھاری ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جو قوم عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتی اس قوم کے مردوں کی بھی اصلاح نہیں ہوتی۔ اور جو قوم مردوں اور عورتوں دونوں کی اصلاح کی فکر کرتی ہے، وہی خطرات سے بالکل محفوظ ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکتہ کو کیا ہی لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ آپ ایک دفعہ مجلس میں بیٹھے تھے۔ صحابہؓ آپ کے گرد حلقہ باندھے تھے۔ آپ نے فرمایا جس مسلمان کے گھر میں تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تعلیم و تربیت کرے تو اس مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اب بظاہر کوئی ایسا شخص جو قومی ترقی کے اصول سے ناواقف ہو، کہہ سکتا ہے کہ یہ کونسی بات ہے۔ بھلا تین لڑکیوں کی اصلاح سے جنت مل سکتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ تین لڑکیوں کی تربیت کوئی ایسی اہم بات نہیں۔ حالانکہ جو شخص تین لڑکیوں کی اچھی تربیت کرتا ہے وہ صرف تین کی ہی تربیت نہیں کرتا بلکہ ہزاروں لاکھوں .... کے خادم پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ لڑکیاں اچھے لڑکے پیدا کرنے کا موجب بنیں گی اور وہ لڑکے (۔) کے لئے اچھے قربانی کرنے والے ثابت ہوں گے۔ ....

صحابہؓ پر اللہ تعالیٰ نے بے انتہا کرم نازل فرمائے ان میں ایک ایسی خوبی تھی کہ اسے دیکھ کر دل عش عش کر اٹھتا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے سے چھوٹے فقرہ کی بھی بڑی قدر کرتے تھے ....

انہوں نے جب یہ بات سنی تو وہ جن کی تین لڑکیاں تھیں وہ اس خوشی سے بے تاب ہو گئے کہ وہ ان کی اچھی تربیت کر کے جنت کے حقدار بن جائیں گے مگر وہ جن کی تین لڑکیاں نہیں تھیں بلکہ دو تھیں ان کے چہروں پر افسردگی چھا گئی اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کی دو لڑکیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا۔ اگر کسی کی دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان دونوں کی اچھی تربیت کرے تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

جب آپ نے یہ بات فرمائی تو وہ لوگ جن کی صرف ایک لڑکی تھی وہ افسردہ اور مغموم ہو گئے اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کی دو لڑکیاں نہ ہوں بلکہ صرف ایک لڑکی ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اگر کسی کی ایک ہی لڑکی ہو اور وہ اسے اچھی تعلیم دے اور اس کی اچھی تربیت کرے تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے ذریعہ یہ نکتہ ہم کو بتایا کہ قومی نیکیوں کے تسلسل کو قائم رکھنا انسان کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے۔ کیونکہ جو قومی تسلسل قائم رکھتا ہے وہ دنیا میں ہی ایک جنت پیدا کرتا ہے اور یہی قرآن کریم نے بتلایا ہے کہ جسے اس دنیا میں جنت ملی اسے ہی اگلے جہان میں جنت ملے گی۔ جو اس جہان میں اندھا رہا وہ اگلے جہان میں بھی اندھا رہے گا۔ اور جو اس جہان میں آنکھوں والا ہے وہی اگلے جہان میں بھی بینا آنکھوں والا ہے۔ تو جو شخص اپنی لڑکی کی اچھی تربیت کرتا ہے، اس میں دین کی محبت پیدا کرتا اور اسے خدا تعالیٰ کے احکام کا فرمانبردار بناتا ہے وہ ایک لڑکی کی تربیت نہیں کرتا بلکہ ہزاروں نیک اور پاک خاندان پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس چونکہ وہ دنیا میں نیکی کا ایک محل تیار کرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ چونکہ اس نے .... کے مکان کی حفاظت کا سامان مہیا کیا ہے اس لئے میں بھی قیامت کے دن اس کے لئے ایک عمدہ محل تیار کروں گا۔

تو اپنی اولادوں کی مسلسل تربیت کو جاری رکھنا ایک اہم سوال ہے اور لڑکوں اور لڑکیوں میں سے لڑکیوں کی تربیت کا سوال زیادہ اہمیت رکھتا ہے مگر چونکہ لڑکیوں نے نوکریاں نہیں کرنی ہوتیں اس لئے بالعموم لوگ ان کی تعلیم و تربیت سے غافل رہتے ہیں یا اگر توجہ بھی کرتے ہیں تو زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ انہی لڑکیوں نے آئندہ نسلوں کی ماں بننا ہوتا ہے اور چونکہ یہ کل کو مائیں بننے والی ہوتی ہیں اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ اگر مائیں درست ہوں گی تو لڑکے آپ ہی درست ہو جائیں گے اور اگر ماؤں کی اصلاح نہ ہوگی تو لڑکوں کی بھی اصلاح نہیں ہوگی۔

(مشعل راہ جلد اول ص 84-85)

پبلشر آغا سیف اللہ 'پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اس سال حضور نے سیالکوٹ، لاہور اور گورداسپور کے سفر کئے اور لیکچر ارشاد فرمائے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی ماموریت کا 23 واں سال۔ 1904ء

مقدمہ سے اعجازی بریت اور بعض اعجازی نشانات

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

﴿قسط اوّل﴾

مقدمہ کرم دین

مولوی کرم دین صاحب نے حضرت مسیح موعود کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ 19 جنوری 1903ء کو پہلے مقدمہ میں ناکامی کے بعد انہوں نے 28 جنوری 1903ء کو جہلم کی عدالت میں دوسرا مقدمہ دائر کر دیا جو 29 جون 1903ء کو منتقل ہو کر گورداسپور کی عدالت میں آ گیا۔

12 جنوری 1904ء:

13 رجنوری 1904ء کی پیشی کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود 12 رجنوری 1904ء کو قادیان سے بٹالہ کے راستہ سے گورداسپور کو روانہ ہوئے اور قریباً ساڑھے تین بجے کے قریب گورداسپور پہنچے۔ رات کو بہت سے احباب مختلف مقامات سے حاضر ہو گئے۔ اس دن خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے ایک تحریری بیان پیش کیا جو چھپا ہوا تھا۔ مجسٹریٹ صاحب نے زبانی تسلیم کیا تھا کہ تحریری بیان دے دیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے پہلے تو یہ بیان اپنے اقرار کے مطابق لے لیا لیکن پھر انہوں نے اس کا شامل مسل ہونا نامنظور کر دیا۔

15,14 جنوری

14 رجنوری 1904ء کو حضور عدالت میں تشریف نہ لے جا سکے اور ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر آپ کو حاضری عدالت سے ایک ماہ کی اجازت ملی اور حضور اسی روز شام کو بذریعہ ریل بٹالہ آئے۔ رات یہیں قیام فرمایا اور دوسرے دن (15 رجنوری 1904ء کو) قریباً دس بجے روانہ ہو کر قادیان تشریف لے آئے۔

4 فروری

مجسٹریٹ صاحب اب تک ہر مرحلہ پر جوانبی جانب دارانہ بلکہ مخالفانہ روش کا مظاہرہ کرتے آ رہے تھے اس کی بناء پر 4 فروری 1904ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع گورداسپور کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست کی گئی جو 12 رفروری 1904ء کو رد کر دی گئی۔ اس پر چیف کورٹ کی طرف رجوع کیا گیا۔ پیشی کے لئے 22 رفروری 1904ء کا دن مقرر ہوا۔ گو ابھی چیف کورٹ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے درخواست انتقال کی نامنظوری سے ہی مقدمہ نے انتہائی نازک صورت اختیار کر لی کیوں کہ مقدمہ پھر لالہ چندولال صاحب ہی کی عدالت میں زیر سماعت آ گیا اور وہ کھلم کھلا دشمنی پر اتر آئے۔ اور اسی کا اثر تھا کہ یکا یک گورداسپور کا ماحول حضرت مسیح موعود اور حضور کے خدام کے خلاف خطرناک مخالفت کی آماجگاہ بن گیا اور اب اس میں برملا مختلف متوحش افواہیں پھیل گئیں۔

حضرت مسیح موعود کو قید کرنے کا منصوبہ اور اس میں ناکامی

یہ افواہیں بے وجہ نہیں تھیں بلکہ لالہ چندولال صاحب فی الحقیقت یہ منصوبہ کر چکے تھے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کو خواہ ایک دن کے لئے سہی ضرور نظر بند کر دیا جائے مگر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے کچھ ایسے سامان پیدا ہوئے کہ مجسٹریٹ صاحب کی یہ ناپاک سازش ناکام ہو گئی۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص 281)

22 فروری

چیف کورٹ میں انتقال مقدمہ کی جو درخواست دی گئی تھی اس کی پیشی 22 رفروری 1904ء کو تھی جس میں حضرت مسیح موعود کی طرف سے مسٹر آرٹیل بیرسٹر نے وجوہات انتقال پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست مسترد کر دی۔

مقدمہ پھر سے لالہ چندولال کی عدالت میں

اب مقدمہ پھر سے لالہ چندولال کی عدالت میں آ گیا۔ 24 فروری 1904ء کو خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے بطور وکیل حضرت مسیح موعود کے دستخطوں سے ایک بیان عدالت میں پیش کیا۔

9,8 مارچ 1904ء:

8 رمارچ 1904ء کو خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی چار گھنٹے کی تقریر میں مستغیث کے اپنے بیانات اور گواہوں کے بیانات سے استنباط کر کے ثابت کیا کہ یہ مقدمہ سرے سے ہمارے خلاف چل ہی نہیں سکتا۔ ابھی تقریر باقی تھی کہ عدالت برخواست ہو گئی لہذا 9 مارچ کو خواجہ صاحب نے اپنی تقریر ختم کی۔

15,14 مارچ

14 رمارچ کو بھی مقدمہ کی پیشی تھی مگر 13 رمارچ 1904ء کو (کیپٹن پی ایس سی مور) سول سرجن صاحب گورداسپور قادیان آئے اور انہوں نے حضرت اقدس کی عام حالت صحت کے لحاظ سے چھ ہفتہ تک سفر کرنے کے ناقابل ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ لہٰذا حضور گورداسپور تشریف نہ لے گئے۔ لالہ چندو لال صاحب یہ سرٹیفکیٹ دیکھ کر بہت سٹپٹائے اور انہوں نے سرٹیفکیٹ پر اجلاس دوسرے دن (15 رمارچ 1904ء) کے لئے ملتوی کر دیا کہ سول سرجن صاحب عدالت میں شہادت دیں کہ واقعی مرزا صاحب بیمار ہیں۔ خواجہ صاحب نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ شہادت ''ایکٹ شہادت'' کے رو سے بالکل غیر متعلق ہے۔ اس کے علاوہ دیگر افراد کے متعلق جب سرٹیفکیٹ پیش ہوتے رہے تو عدالت نے کبھی یہ تجویز نہیں کی کہ ڈاکٹر خود آ کر حلفی شہادت دے مگر مجسٹریٹ صاحب نے اپنا فیصلہ بحال رکھا اور 15 رمارچ 1904ء کو ڈاکٹر صاحب کی شہادت ہوئی جنہوں نے اپنے سرٹیفکیٹ کی تصدیق کی۔ اب لالہ چندولال صاحب کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ مقدمہ چند ہفتوں کے لئے ملتوی کریں۔ چنانچہ انہوں نے مقدمہ کی تاریخ 10 راپریل مقرر کر دی۔

لالہ چندولال کا انجام

لالہ چندولال صاحب نے 10 اپریل کی تاریخ تو اس خیال سے رکھی تھی کہ اب اس کے بعد اپنے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر حضور کو نظر بند کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے مگر عین اس وقت جب کہ ان کے مظالم کا پیمانہ انتہاء تک پہنچ چکا تھا اور سلسلہ کے دشمن متحد ہو کر اپنے بد ارادوں کو عملی شکل میں دیکھنے کو تیار بیٹھے تھے خدا کی غیرت اپنے مامور کی نصرت وتائید کے لئے یکا یک جوش میں آئی اور خود حکومت نے اپنے مصالح کی بناء پر لالہ چندولال کو موجودہ عہدہ سے معزول کر کے ان کا تبادلہ بطور منصف ملتان کر دیا۔ یعنی وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے منصف بنا دیئے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد پنشن پا کر لدھیانہ آ گئے۔ یہاں ان کی حالت بہت خراب ہو گئی اور پھر دماغی خرابی میں مبتلا ہو کر کوچ کر گئے۔ لالہ چندولال صاحب کی تنزلی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک دوہرا چمکتا ہوا نشان تھا کیوں کہ آپ نے اس کے متعلق پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ چنانچہ جب ایک دفعہ چند ایک غیر احمدیوں نے حضور سے عرض کیا کہ حضور چندولال کا ارادہ آپ کو قید کرنے کا ہے۔ آپ دری پر لیٹے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ میں تو چندولال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 285 تا 287)

29 راپریل کا الہام ''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''

1894ء کی چین اور جاپان کے درمیان جنگ کے بعد روس جرمنی اور فرانس کی مداخلت نے جاپان کو کوریا پر قبضہ جمانے سے محروم کر دیا تھا۔ روس، مانچوریا اور جزیرہ لیاؤ ٹونگ پر قبضہ جما لینے کے بعد کوریا میں بھی نفوذ حاصل کرنے کا متمنی تھا۔ جاپان کوریا کے بدلے مانچوریا پر روس کا حق ماننے کو تیار تھا۔ مگر روس نے یہ بات نہ مانی اس لئے جاپان کے شہنشاہ میکاڈو نے 6 فروری 1904ء کو روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ابھی یہ لڑائی شروع ہی ہوئی تھی اور ابھی جاپان نے کوئی میدان نہیں مارا تھا کہ حضرت اقدس کو الہام ہوا ''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''

اس الہام میں یہ واضح خبر دی گئی تھی کہ

1۔ دوسری طاقتوں کے مقابل ایک خاصی زبردست طاقت مشرق میں ظاہر ہوگی۔

2۔ کوریا کی حالت نازک ہو جائے گی۔

چنانچہ اس الہام کے بعد اس جنگ میں روس کو پے در پے شکستیں ہوئیں اور جاپان کو کوریا پر مکمل قبضہ ہو گیا اور جاپان دنیا میں ''مشرقی طاقت'' شمار ہونے لگا۔

ایک پاکستانی وقائع نگار لکھتا ہے ''اس جنگ میں جاپان نے ثابت کر دیا کہ عسکری تنظیم، جنگی صلاحیت، فوجوں کی قیادت اور جنگی چالوں میں جاپان کی تیاری یورپ کے ملکوں کی تیاریوں سے کسی لحاظ

سے بھی کم نہیں۔ روس کو بالآخر ہار ماننی پڑی اور امریکہ کی مداخلت سے روس اور جاپان کے درمیان پورٹس ماؤتھ کا معاہدہ طے ہوا جس کی رو سے روس نے لیاؤ ٹونگ کا علاقہ جاپان کو دے دیا۔ کوریا پر جاپان کی سیادت کا مکمل حق تسلیم کر لیا...... پورٹس ماؤتھ کا معاہدہ 5 ستمبر 1905ء کو طے ہوا"

(تاریخ اقوام عالم ص 667)

مقدمہ کی کارروائی

مقدمہ کرم دین کی کارروائی پھر سے شروع ہو گئی۔ چنانچہ 17,16 رجون کو مولوی محمد علی صاحب ایم، اے اور مولوی ثناء اللہ کی باقی جرح ختم ہوئی۔ 17 رجون کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کے وکلاء کے ایک سوال کے جواب میں بیان دیا کہ مفتی ہونا لیاقت پر منحصر ہے اس لئے فتویٰ دینے والا دنیاوی کاموں میں کتنا ہی جھوٹا ثابت ہو مجھے اس سے فتویٰ لینے میں کوئی تامل نہ ہوگا۔

25 تا 28 جولائی کو مولوی غلام محمد صاحب قاضی تحصیل چکوال کی شہادت صفائی اور اس پر جرح ہوئی۔ اسی شہادت وجرح پر مقدمہ میں شہادت استغاثہ ختم ہوئی اور وہی فرد جرم جو بابو چند ولال صاحب سابق مجسٹریٹ نے لگایا تھا بحال رکھا گیا۔ کارروائی 24 ستمبر کو ختم ہوئی اور آئندہ تاریخ یکم اکتوبر مقرر ہوئی۔

25 جون صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی ولادت

حضرت مسیح موعود کو مئی 1904ء میں الہام ہوا "دخت کرام" چنانچہ اس الٰہی بشارت کے مطابق 25 جون 1904ء کو صاحبزادی سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ پیدا ہوئیں۔ کتاب "حقیقۃ الوحی" صفحہ 218 میں حضور نے ان کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا ہے۔

حضرت سیدہ موصوفہ کا نکاح حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب سے جو حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی پہلی بیگم سے دوسرے صاحبزادے تھے۔ 7 جون 1915ء کو بیت اقصیٰ میں پندرہ ہزار روپے مہر پر ہوا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے مطابق خطبہ نکاح حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا جو اس تقریب سعید پر لاہور سے مدعو کئے گئے تھے اور 22 رفروری 1917ء کو آپ کی شادی کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے بطن سے تین فرزند اور چھ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 348)

20 راگست حضور کا سفر لاہور

حضور نے 20 راگست 1904ء کو (جبکہ مقدمات گورداسپور زوروں پر تھے) سفر لاہور اختیار فرمایا۔ حضور بذریعہ ٹرین گورداسپور سے مع اہل خانہ روانہ ہوئے بٹالہ اور امرتسر میں بعض رفقاء نے معیت اختیار کی۔ امرتسر اسٹیشن پر احمدی دوست اور دوسرے معززین کثیر تعداد میں زیارت وملاقات سے مشرف ہونے کے لئے حاضر تھے۔ گاڑی دو بجے کے قریب لاہور پہنچی پلیٹ فارم پر حضور کی زیارت کے لئے کثرت سے لوگ موجود تھے اور تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ سب سے اول حضور کے اہل خانہ کو گاڑیوں میں سوار کر کے حکیم نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کے زیر اہتمام قیام گاہ تک پہنچایا گیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے دیگر مقتدر رفقاء گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ حضور کی گاڑی بہت آہستہ آہستہ چلتی تھی تا ان لوگوں کو جو حسن عقیدت کی وجہ سے پا پیادہ ہمراہ آ رہے تھے تکلیف نہ ہو۔ حضور کے قیام کے لئے اس دفعہ میاں معراج الدین صاحب عمر احمدی رئیس کا مکان واقع بیرون دہلی گیٹ تجویز ہوا۔ باقی مہمانوں کے لئے میاں چراغ الدین صاحب رئیس کی "مبارک منزل" آراستہ کی گئی جہاں حضور نے سفر جہلم کے دوران قیام فرمایا تھا۔

حضور کے یہاں پہنچنے کے تیسرے دن حضرت مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب حضور کے ارشاد کے تحت لاہور تشریف لے گئے اور اس سے اگلے دن نواب محمد علی خان صاحب بھی ایک جماعت کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔ چند دنوں میں زائرین کافی تعداد میں پہنچ گئے۔ لاہور میں حضور نے اتمام حجت کی غرض سے چار عظیم الشان لیکچر دیئے۔

21 راگست 1904ء:

حضور نے پہلا لیکچر 21 راگست 1904ء کو دیا۔ حضور ظہر کے وقت تشریف لائے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد احباب کی درخواست پر ایک کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے اصلاح نفس، مذہب کی غرض، وحدت جمہوری اور اپنے دعویٰ پر نہایت ہی بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

28 راگست 1904ء:

دوسرا لیکچر حضور نے 28 راگست 1904ء کو صبح بوقت سات بجے دیا۔ ڈیڑھ ہزار سے زیادہ افراد حضور کے اس خطاب سے مستفید ہوئے۔ اس لیکچر میں حضور نے نہایت لطیف انداز میں حاضرین کو توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے دعویٰ کے زبردست دلائل پیش فرمائے۔

2 ستمبر 1904ء

2 ستمبر کو جمعہ تھا۔ خطبہ جمعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت اقدس زائرین اور مشتاقان زیارت کے اصرار و خواہش پر اجلاس فرما ہوئے۔ حاضرین میں سے ہر ایک دوسرے سے پہلے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ ان کے بڑھے ہوئے جوش زیارت اور شوق ارادت میں انتظام کا ہونا کوئی آسان امر نہ تھا۔ دھکے پر دھکا کھاتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تھے۔ آخر جب حضور کا حکم سنا کہ بیٹھ جاؤ تو جہاں کوئی کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا۔ حضور خاموش بیٹھے تھے کہ آپ کے ایک ارادت مند نے نہایت پردرد اور پرجوش لہجہ میں پنجابی کی ایک نظم پڑھی جس میں حضور کی لاہور میں آمد کا نہایت موثر پیرایہ میں ذکر تھا۔ نظم ختم ہونے کے بعد حضور نے ایک پر معارف اور زوردار تقریر فرمائی۔ جس میں تربیت کا حق ادا کر دیا۔

3 ستمبر 1904ء چوتھا عظیم الشان پبلک لیکچر

حضور کا چوتھا عظیم الشان لیکچر 3 رستمبر کو بوقت ساڑھے سات بجے "اس ملک کے موجودہ مذاہب اور اسلام" کے موضوع پر ہوا۔ یہ لیکچر دربار داتا گنج بخش کے عقب کے منڈوہ میلا رام میں ہوا۔ اس لیکچر کے لئے احباب لاہور نے پہلے سے اشتہار دیا تھا اور اس کا بہت چرچا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے لیکچر پڑھا۔ اور تین گھنٹے میں ختم ہوا یہ لیکچر لاہور کے نام سے موسوم ہے۔

3 ستمبر 1904ء

سیدنا حضرت مسیح موعود جن دنوں لاہور تشریف لائے لاہور میں ایک بہائی مبلغ میرزا محمود صاحب زرقانی بھی آئے ہوئے تھے۔ یہ صاحب ایک ہفتہ تک بالکل خاموش رہے مگر جب (گورداسپور کی عدالتی کارروائی میں شامل ہونے کے لئے) حضور کی روانگی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بہاء اللہ کو مدعی مسیحیت کے طور پر پیش کر کے حضور کو دعوت مباحثہ دے دی۔ اس دعوت کا علم حضور کو 2 ستمبر کو ہوا۔ اگلے دن 3 ستمبر کو حضور کا پبلک لیکچر پہلے ہی مقرر تھا اور 4 ستمبر کو گورداسپور کی عدالت میں آپ کی پیشی تھی۔ ان حالات میں زرقانی صاحب کی دعوت مباحثہ تحقیق حق کی غرض سے نہیں ہو سکتی تھی تاہم حضرت مسیح موعود نے حق و باطل میں امتیاز کے لئے یہ آسان طریق ان کے سامنے رکھا کہ کل 3 ستمبر کو جو جلسہ میں میرا مضمون پڑھا جائے گا وہ مضمون ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار بتمام وکمال شائع کر دیں۔ حکیم صاحب (مراد زرقانی صاحب) موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرا دیں اور پھر خود پبلک ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کر لے گی کہ کس شخص کا مضمون راستی اور سچائی اور دلائل قویہ پر مبنی ہے اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بدنتائج سے بہت محفوظ ہوگا جو آج کل زیادہ متوقع ہیں بلکہ چونکہ اس طرز میں روئے کلام حکیم صاحب کی طرف نہیں نہ ان کی نسبت کوئی تذکرہ ہے اس لئے ایسا مضمون ان رنجشوں سے بھی برتر ہوگا جو باہم مباحثات سے کبھی کبھی پیش آ جایا کرتے ہیں"۔

چنانچہ اس اعلان کے مطابق حضور نے دوسرے روز ایک معرکۃ الآراء لیکچر دیا جس میں بہائیت کا آپ نے گو نام لینے کی ضرورت نہیں سمجھی مگر اس میں دین کی حقانیت اور اپنے دعویٰ کی سچائی پر ایسے زبردست نکات سامنے رکھ دیئے کہ بہائی دنیا اور دیگر مذاہب آج تک اس کا جواب لانے سے قاصر ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص 349 تا 355)

حضرت اقدس کا تحریری لیکچر پہلے ہی ایک رسالہ کی شکل میں میاں معراج الدین صاحب عمر سیکرٹری انجمن فرقانیہ و حکیم شیخ نور محمد صاحب مالک ہمدم صحت لاہور نے رفاہ عالم سٹیم پریس لاہور سے شائع کر دیا تھا۔ اور زبانی تقریر انہی دنوں الحکم میں چھپ گئی تھی۔

4 ستمبر 1904ء

حضرت اقدس نے لاہور میں 2 راگست 1904ء سے 3 رستمبر 1904ء تک قیام فرمایا 5 رستمبر کو چونکہ مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور کی عدالت میں پیشی تھی اس لئے حضور 4 ستمبر کو لاہور سے روانہ ہو کر گورداسپور تشریف لے گئے۔

حلفی اقرار

لاہور میں قیام کے دوران ایک سبز پوش فقیر نے اصرار کیا کہ آپ مجھے لکھ دیں۔ کہ جو کچھ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے حضور نے فرمایا ایک ہفتہ بعد آؤ ہم لکھ دینگے جب ایک ہفتہ کے بعد وہ آیا۔ تو حضور نے یہ الفاظ لکھ کر اور اپنی مہر لگا کر اسے دیئے۔ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا جو کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے۔ یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ وہ سب صحیح ہے سچ ہے اور درست ہے۔ (ذکر حبیب ص 124)

مقدمہ کا فیصلہ اور حضور کو قید کرنے کی دوسری سازش میں مجسٹریٹ کی ناکامی

یکم اکتوبر 1904ء کو چونکہ عام خبر تھی کہ مقدمہ کرم دین کا فیصلہ سنایا جائے گا اس واسطے کچہری کے احاطہ میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ خصوصاً حضرت اقدس مسیح موعود کے اڑھائی تین سو خدام مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے کراچی، حیدر آباد، سندھ، پشاور، وزیر آباد، راہوں ضلع جالندھر، کپورتھلہ، قادیان، لاہور، امرتسر، نارووال، دینا نگر وغیرہ مقامات سے پہنچے ہوئے تھے۔ لیکن افسوس اس تاریخ کی بجائے مجسٹریٹ لالہ آتمارام صاحب نے 8 راکتوبر 1904ء کو فیصلہ سنایا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کو پانچ سو روپیہ اور حکیم فضل الدین صاحب کو دو سو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ چھ ماہ قید کی سزا دی۔ فیصلہ کے وقت اس نے اچھی طرح پولیس کا انتظام کیا ہوا تھا اور عدالت کے اردگرد سپاہی کھڑے تھے جو کسی کو اندر نہیں جانے دیتے تھے۔

8 راکتوبر کو ہفتہ کا دن تھا اور یہ دن مجسٹریٹ صاحب نے ایک خاص منصوبہ کے تحت مقرر کیا تھا اور وہ یہ کہ اگلے دن تعطیل تھی اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ فیصلہ برخاست عدالت سے صرف چند منٹ پیشتر سنایا جائے

باقی صفحہ 6 پر

جرمنی کا مشہور صوبہ، بائرن Bayern

پرانے تمدن کا حامل یہ صوبہ جرمنی میں منفرد حیثیت رکھتا ہے

قمر الدین مبشر صاحب

بائرن جس کو انگریزی میں BAVARIA کہتے ہیں جرمنی کا ایک مشہور و معروف صوبہ ہے جو کہ 23 نومبر 1870ء کو بعض حقوق کے ساتھ جرمن سلطنت میں شامل ہوا تھا جرمن امپائر میں کچھ حصہ روس کا کچھ فرانس کا اور کچھ حصہ بیلجیئم کا شامل تھا مگر اس سے پہلے Bayern کی ایک آزاد حکومت تھی جس کا دور 1000 (ہزار) سال سے زیادہ پرانا تھا۔ بائرن کی حکومت کا شمار یورپ کی قدیم ترین مملکتوں میں سے ہوتا تھا بائرن کی سرکاری زبان جرمن ہے مگر بائرن کے باسیوں کی ایک اپنی زبان ہے جس کو بائرش Bayerish کہتے ہیں اور یہی زبان عام بولی جاتی ہے ان کی تہذیب یورپ کے مکینوں سے الگ تھلگ ہے بائرن کا ابتدائی دور پانچ سو سال بعد از مسیح بتایا جاتا ہے ایک وسیع قیاس کے مطابق بائرن کی نسل مختلف نو آباد یورپین قبیلوں اور پیچھے رہ جانے والے رومیوں اور نقل مکانی کرنے والے گرمانن Germanen کا مجموعہ ہے۔

چھٹی صدی میں Bayerish نسل ایک نوابی ریاست کے طور پر نمودار ہوئی ساتویں صدی میں بائرن میں Church کو باقاعدہ طور پر منظم کیا گیا اور وسیع اختیارات دیئے گئے۔ 1158ء میں Herzog Heinrich Der Lowe نے ISAR دریا کے کنارے ایک نئی آبادی کی بنیاد رکھی جو آج میونخ کے نام سے مشہور ہے۔

13 ویں صدی میں Regensburg بائرن کا دارالخلافہ بنا ریگنز برگ بائرن کا ایک مشہور شہر ہے۔ بیسویں صدی تک بائرن کا دارومدار زراعت پر تھا۔

Ludwig 1 (1347ء۔1302ء) کی حکومت کے دوران میونخ کا شہر ایک مضبوط ثقافتی مرکز بن گیا جس نے زراعت کے ساتھ ساتھ انڈسٹری کو بہت اہمیت دی اس کے بعد Ludwig II (1886ء۔1864ء) نے فرانس کے خلاف جنگ کا آغاز کیا اور اس جنگ کے بعد بائرن کو نئی بنیادوں پر استوار کیا۔ Ludwig II جو آج بھی ساری دنیا میں کہانیوں کے بادشاہ کے نام سے مشہور ہے نے ہمیشہ کے لئے سیاست کو خیر باد کہا اور حکومت وغیرہ چھوڑ کر اپنے محل کی تیاری اور میوزک کی دنیا میں گم ہو گیا اور بالآخر Starnberger See دریا کے پہلو میں 1886ء میں اس فانی دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کا چچا Luitpold اور اس کا بیٹا Ludwig III اس کے لواحقین میں سے Bayern کے آخری Prince تھے۔

آزاد بائرن

پہلی جنگ عظیم کے بعد 1918ء کو بائرن کو آزاد بائرن قرار دے دیا گیا بائرن کے لوگ انتہائی وطن پرست ہیں ان کو صوبہ پرست کہیں تو زیادہ بہتر ہے ان کی پرانی تہذیب و تمدن اور کلچر کی وجہ سے ان کے مردوں کا لباس چمڑے کی آدھی پتلون ہے جو گھٹنوں تک ہوتی ہے اور چمڑے کی مخصوص جیکٹ اور چمڑے کا ہیٹ ہے۔ اس چمڑے کی بڑی بڑی ٹوپیوں اور ہیٹ میں جانوروں کے پر لگے ہوتے ہیں ویسے تو جنگلی لوگ بھی اپنے سروں پر جانوروں کے پر سجاتے ہیں مگر ایک Bayer یا بائرش کی ہیٹ ٹوپی وغیرہ پر سجے ہوئے پروں کی اور ہی بات ہوتی ہے بائرن کے کلچر کے بارے میں بتاتے ہوئے یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ بائرن کے سیاسی لیڈروں کا باقی جرمنی کے سیاسی لیڈروں سے نظریاتی جنگ ایک روٹین ہے۔ جب 1933ء میں ہٹلر نے جب اقتدار پر قبضہ کیا تو بائرن کی اپنی حیثیت معطل ہو گئی اور اسی طرح بائرن کے شہر Dachau میں جو کہ میونخ کے قریب واقع ہے Concentration Camp بنایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کیمپ میں ہٹلر کے مخالفین کو جلا دیا گیا اس کیمپ میں لاکھوں یہودیوں کو انتہائی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ بعض کو زہریلی گیس کے ذریعے بعض کو گولی مار کر اور بعض کو جلا کر۔ اور جو جرمن از راہ ہمدردی کسی یہودی کو پناہ دیتا تو ہٹلر کی پولیس Gistapo پناہ دینے والے کے سارے خاندان کو ختم کر دیتی۔

دوسری جنگ عظیم میں بائرن کے شہر Nurnberg, Munich اور Wurzburg پر برطانوی طیاروں نے سب سے زیادہ بمباری کی اور یہ تینوں شہر جرمنی کے دوسرے شہروں کی نسبت زیادہ بری طرح متاثر ہوئے۔ 1945ء میں مشروط جنگ بندی ہوئی اور بائرن اس طرح سے امریکن فوج کی آماجگاہ بن گیا بہرحال بائرن جرمنی کے دوسرے صوبوں اور شہروں کی طرح از سر نو بڑی تیزی سے تعمیر و ترقی کے مراحل طے کرتا ہوا رواں دواں ہے بائرن کی اصل خوبصورتی کا اندازہ تو یہاں آ کر دیکھنے اور سیر و سیاحت کرنے سے ہی لگایا جا سکتا ہے اس چھوٹے سے مضمون میں ایک معمولی سی جھلک ہی ضبط تحریر میں لائی جا سکتی ہے۔ اب کچھ اعداد و شمار کی صورت میں بتا دیا جائے یہ اعداد و شمار اور کچھ تاریخی معلومات انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی حاصل کی گئی ہیں۔

جرمنی کی کل آبادی 82.78 ملین ہے اور اس میں 91 فیصد جرمن لوگ ہیں اور 9 فیصد غیر ملکی آباد ہیں جرمنی کے کل 16 صوبے ہیں اور سب سے بڑا صوبہ رقبے کے لحاظ سے بائرن ہے لیکن آبادی کے لحاظ سے نارو رائن ویسٹ فالن سب سے بڑا صوبہ ہے جس کی آبادی 17.76 ملین ہے۔ لیکن آبادی کے لحاظ سے بائرن دوسرے نمبر پر ہے جس کی کل آبادی 12.15 ملین ہے۔

جرمنی کا صوبہ بائرن اپنے تاریخی اور ثقافتی لحاظ سے ایک بہت بڑی اہمیت کا حامل صوبہ سمجھا جاتا ہے بائرن صوبہ جرمنی کے جنوبی حصہ میں واقع ہے اور اس کا صدر مقام میونخ ہے۔

بائرن کے بڑے بڑے شہروں کے نام یہ ہیں۔ میونخ، نیورن برگ، آؤگس برگ، نوئے برگ، ورس برگ، آشافن برگ، ریگنز برگ، کیمپٹن بائیروتھ اور پساؤ وغیرہ۔

لیکن جماعتی علاقوں کی تقسیم کے لحاظ سے بائرن صوبے کا کچھ حصہ جس میں ورس برگ آشافن برگ گمنڈن وغیرہ کی جماعتیں ہیں ریجن مائن فرنکن کے نام سے الگ ریجن بنا دیا گیا ہے۔

یورپ کا دل

بائرن صوبہ نہایت خوبصورت سرسبز و شاداب ہے بائرن کو ہم یورپ کا دل بھی کہہ سکتے ہیں۔ بائرن میں جنگلات کی حفاظت کے کام پر حکومت پوری توجہ دیتی ہے تاکہ جنگلات کی حفاظت کی وجہ سے صوبے کو خوبصورت اور صحت افزا مقام بنانے میں مؤثر ثابت ہو انڈسٹری کے لحاظ سے بھی صوبہ بائرن جرمنی میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ سیاسی لحاظ سے بائرن صوبہ میں بہت سی سیاسی جماعتیں موجود ہیں لیکن CSU اور SPD جماعتیں اپنی سیاسی سرگرمیوں کے لحاظ سے عوام میں زیادہ مقبول جماعتیں ہیں بلکہ بعض بڑے بڑے شہروں کے میئر SPD جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بائرن بہت قدیمی اور اہم علاقہ ہونے کی وجہ سے سیر و سیاحت کے لئے بہت مشہور ہے لاکھوں سیاح سیر و تفریح کے لئے یہاں آتے ہیں آب و ہوا کے لحاظ سے بائرن کے بعض علاقے خاص طور پر صحت افزا مقامات میں شمار ہوتے ہیں۔ بائرن صوبہ کاروباری لحاظ سے جرمنی میں مرکزی مقام رکھتا ہے۔ اور مختلف شہروں میں مختلف قسم کے سامان کی بڑی بڑی وسیع و عریض ہال کے اندر مارکیٹیں میسے Messe لگتے ہیں مثال کے طور پر میونخ اور نیورن برگ کاروباری نقطہ نگاہ سے اہم شہروں میں شمار ہوتے ہیں پوری دنیا کا سب سے بڑا اسپورٹس میسے Messe میونخ میں ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ لگایا جاتا ہے بائرن کھیلوں کے میدان میں بھی اہم حیثیت رکھتا ہے۔ میونخ میں ہر سال اکتوبر میں بہت بڑا میلہ October Fest کے نام سے لگتا ہے جس میں سارے یورپ بلکہ پوری دنیا سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

بائرن کی فٹ بال کی ٹیم پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے جس کا نام F.C. Bayern ہے اور اکثر جرمن چیمپئن شپ حاصل کرتی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے میونخ یونیورسٹی اور اولانگن یونیورسٹی کا شمار بھی جرمنی کی نہایت اہم یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ میونخ کی یونیورسٹی میں ڈاکٹر علامہ اقبال نے بھی آ کر تعلیم حاصل کی تھی اس وقت بائرن میں کل 12 یونیورسٹیاں قائم ہیں جرمنی میں سب سے پہلے ٹرین کا آغاز بھی بائرن کے شہر نیورن برگ اور ملحقہ شہر Furth کے درمیان تقریباً سو سال قبل ہوا تھا۔

سیاسی پناہ گزینوں کیلئے سب سے بڑی اور پہلی عدالت اور اس کا ہیڈ کوارٹر بائرن میں واقع ہے 1974ء، 1975ء سے جب پاکستان سے افراد جرمنی آنا شروع ہوئے تو جو شخص بھی جرمنی پہنچ کر اسائلم کیلئے رجوع کرتا اسے کچھ دنوں ہفتوں اور بعض لوگوں کو کئی کئی مہینوں کے لئے بھی Zirndorf کے لاگر کیمپ (سیاسی یا مذہبی پناہ گزینوں کے مرکز) میں رہنا پڑتا تھا اور کچھ عرصہ بعد حکومت جرمنی، کے مختلف شہروں کے کیمپوں میں ٹرانسفر کر دیتی تھی۔

مرکزی حکومت کے سب سے بڑے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا ہیڈ کوارٹر بھی بائرن کے شہر نیورن برگ میں ہے۔ دنیا کی مشہور و معروف کار BMW کی فیکٹری بھی میونخ میں ہے اس فیکٹری سے روزانہ دو ہزار کاریں تیار ہو کر نکلتی ہیں دنیا کی سب سے بڑی اور مشہور و معروف فرم Siemens کا ہیڈ کوارٹر بھی میونخ میں ہے۔

ہٹلر نے یہودیوں کو سزائیں دینے کے لئے اور ان پر مقدمے چلانے کے لئے اپنا فوجی ہیڈ کوارٹر بائرن کے شہر نیورن برگ میں بنایا تھا میونخ کے قریب دخاؤ کے مقام کو بھی ہٹلر نے یہودیوں کو سزائیں دینے کے لئے مقرر کر رکھا تھا اس جگہ کو دیکھنے کے لئے بھی لوگ بڑی کثرت کے ساتھ آتے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی ایک دفعہ اس جگہ کو دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے تھے۔

بائرن میں احمدیت

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی جب پہلی بار یورپ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو آپ آسٹریا کے راستے بذریعہ کار میونخ تشریف لائے اور اپنا دورہ 15 جون 1955ء کو Numberg تشریف لا کر شروع فرمایا۔ 11 دن مصلح موعود نے نیورن برگ

میں قیام فرمایا حضور نے جرمنی میں دعوت الی اللہ کے متعلق تبادلہ خیال فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 559)

الفضل کی ایک رپورٹ کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود 16 جون 1955ء کو نیورن برگ سے 15 میل دور ارلانگن یونیورسٹی کے مشہور اعصابی مرکز کے ڈاکٹر نے حضور کا معائنہ کیا ایک بجے کے لگ بھگ واپس نیورن برگ پہنچ گئے سات بجے شام مقامی نو احمدی جرمنوں سے حضور کی ملاقات ہوئی مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی ملاقات میں شریک تھے۔ ملاقات میں دینی امور زیر بحث آتے رہتے بیت الذکر کی تعمیر پر بھی غور کیا گیا آٹھ بجے رات اسی ہوٹل میں مقامی جماعت کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ نو احمدیوں کے علاوہ بعض دیگر معززین بھی موجود تھے کل تعداد 35 تھی حضور نے انگریزی میں خطاب فرماتے ہوئے فرمایا ”مجھے جرمنی آنے کا بڑا شوق تھا کیونکہ جرمن قوم میں ایک خوبی ہے کہ باوجود لڑائیوں کی تباہی کے یہ قوم پھر بہت جلد ترقی کی طرف بڑھی ہے اخباری نمائندے بھی تقریب میں سوالات کرتے رہے نو بجے استقبالیہ تقریب ختم ہوئی۔

(الفضل 29 اگست و یکم ستمبر 1955)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی متعدد دفعہ بائرن ریجن کے شہر میونخ تشریف لائے اور اس کے علاوہ ایک دفعہ آؤگس برگ بھی تشریف لائے جماعتی نظام کے ساتھ ریجن کے تمام انصار نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بڑی محنت جدوجہد اور جانفشانی سے کام کیا اور حضور کے ساتھ وسیع پیمانے پر ہونے والی دعوت الی اللہ کی نشستوں کے لئے اپنے زیر دعوت افراد کو ساتھ لے کر میونخ اور آؤگس برگ گئے اور مختلف انتظامی امور میں بھی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ حضور کے ساتھ ان متعدد نشستوں میں ایک بہت بڑی تعداد میں مختلف قومیتوں کے افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

1985ء میں جرمنی کے احمدیہ مشنوں کی تعداد چار ہوگئی یعنی فرینکفرٹ مشن، ہمبرگ مشن، کولون مشن، میونخ مشن، بائرن کا صدر مقام میونخ ہونے کی وجہ سے بائرن کا مشن میونخ مشن کہلاتا تھا یا میونخ ریجن کے نام سے موسوم تھا اب باقاعدہ بائرن ریجن کا نام مرکز کی طرف سے رکھ دیا گیا ہے۔

مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ کا سب سے پہلے یہاں تقرر ہوا اور ساتھ ہی ریجنل امیر بھی آپ ہی مقرر ہوئے۔ میونخ ریجن کے ساتھ بادن ورٹم برگ کی جماعتیں بھی میونخ ریجن کے ساتھ منسلک تھیں بعد میں بادن ورٹم برگ الگ ریجن اور امارت قائم کر دی گئی مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب کے ٹرانسفر ہو جانے کے بعد درج ذیل مربیان سلسلہ مختلف ادوار میں بائرن ریجن میں تشریف لائے اور مربی سلسلہ کے کام کے ساتھ امارت کی ذمہ داریاں بھی ادا کیں ان میں مکرم بشارت محمود صاحب، مکرم لئیق احمد منیر صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم منیر احمد منور صاحب، ان مربیان سلسلہ کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے کچھ عرصہ ریجنل امیر کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ اب اس وقت بائرن ریجن میں مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ مقرر ہیں اور مکرم محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت آؤگسبرگ گزشتہ چند سال سے ریجنل امیر کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔

1985ء میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے میونخ کے ایک نواحی اور خوبصورت علاقے لوئے فارن میں جماعت نے اپنے مشن ہاؤس کی عمارت خرید لی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت اس نئے مشن ہاؤس کا نام بیت المہدی تجویز فرمایا تھا اب اس نئے مشن ہاؤس میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور جماعتی تقریبات بھی ہوتی رہتی ہیں پورے ریجن کی دعوت الی اللہ اور تربیتی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

ایک جرمن خاتون کا

حضرت مسیح موعود کے نام خط

جرمنی میں باضابطہ مشن کا آغاز 1922ء میں ہوا لیکن اس سے قبل حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی لوگ احمدیت سے متعارف ہو چکے تھے۔ 1907ء میں ایک جرمن خاتون مسز کیرولائین نے جرمنی کے شہر میونخ کے محلّہ پاسنگ سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک خط لکھ کر آپ سے عقیدت کا اظہار کیا یہ خط 14 مارچ 1907ء کو اخبار بدر میں ”جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط“ کے عنوان کے تحت شائع ہوا وہ خاتون اپنے خط میں تحریر کرتی ہیں۔

”میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ مامور ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ ہمارے لارڈ مسیح کے واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرما دیں اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا فوٹو ارسال فرما دیں کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں آپ یقین رکھیں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں“۔ مسز کیرولائن

(بدر 9 رمئی 1907ء میں اس ضمن میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی:۔)

جرمنی میں سلسلہ حقہ کی خبر

ماسٹر محمد دین صاحب علی گڑھ کالج سے لکھتے ہیں یہاں ایک جرمن پروفیسر ہے اس نے مجھے ایک کتاب جرمنی زبان میں دکھلائی جس میں اقصائے مشرق کے مختلف مذاہب کا حال دیا ہوا تھا اس میں حضرت مرزا صاحب اور فرقہ احمدیہ کا بھی مختصر ذکر لکھا ہے

(بدر 9 مئی 1907ء)

سائنس اور ٹیکنالوجی کے

میوزیم کی سوسالہ تقریبات

جرمنی کے تاریخی شہر اور بائرن کے صوبائی دارالحکومت میونخ میں 10 اور 11 مئی 2003ء کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے میوزیم کی سوسالہ تقریبات منعقد ہوئیں یہ دنیا بھر میں تاریخی اعتبار سے اس نوعیت کا سب سے بڑا میوزیم مانا جاتا ہے جو ہر عمر کے شائقین کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے نادر نمونوں اور شاہکاروں سے محظوظ کرتا ہے معروف ادیب Umerto Ecko کو اپنی شہرہ آفاق تصانیف کے لئے اسی عجائب گھر سے تحریک ملی کہ نوبل انعام یافتہ ماہر کیمیاء Otto Fischer اور ماہر علم طبعیات Rudolph Mossbauer جیسی شخصیات کا کہنا ہے کہ اس جرمن عجائب گھر کے ذریعہ انہیں اپنے اپنے پیشوں میں گہری دلچسپی پیدا ہوئی اور یہی وہ جگہ ہے جو دیگر بڑے بڑے سائنس دانوں اور ماہرین کیلئے تخلیقی تحریک کا باعث بنی، جرمنی کا عجائب گھر دنیا کے چند مشہور اور اہم ترین میوزیم اور سائنسی اور تحقیقی اداروں کیلئے ایک ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے جیسے کہ شکاگو کا سائنس اور صنعت کا عجائب گھر فلاڈلفیا کا فرینکلن انسٹی ٹیوٹ اور ٹوکیو کا نیشنل سائنس میوزیم ان سب کے مقابلے میں دیکھا جائے تو میونخ کا عجائب گھر اپنی طرز کا واحد نمونہ ہے دنیا کا پہلا ٹیلیفون سیٹ پہلی گاڑی اسی میوزیم میں موجود ہے اسی طرح پہلا بجلی سے چلنے والا انجن بھی یہیں پایا جاتا ہے عجائب گھر کے ڈائریکٹر Wolf Peter کا کہنا ہے کہ کسی بھی میوزیم کی قدر و قیمت کا انحصار اس میں پائے جانے والے نادر اور قدیم اشیاء پر ہوتا ہے

تعداد اور معیار کے اعتبار سے دیکھا جائے تو میونخ کے میوزیم کی نمائشی اشیاء دنیا بھر میں اول نمبر پر آتی ہیں میونخ میوزیم کے فروغ اور اس کی شہرت میں اضافے کا باعث Wilhelm Konrad Rontgen اور Albert Einstein جیسی معروف شخصیات بنیں جن کی تحقیقات کے خزانوں سے یہ عجائب گھر مالا مال ہے آج سو سال گزرنے کے بعد بھی جرمن میوزیم کو Oskar Von Muller کے نام سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا جس نے 1855ء سے 1934ء تک کے عرصہ میں سول اور الیکٹریکل انجینئرنگ کے شعبوں میں نئی تحقیقات اور تخلیقی عمل کے ذریعہ ہلچل مچا دی۔ اس قسم کے عجائب گھر کا خیال اسی نے پیش کیا تھا جس کا مقصد سائنس اور تحقیقی میدان میں نت نئی ایجادات کی قدر و قیمت کو اجاگر کرنا تھا اور اس کو محفوظ رکھنا ہے۔ Oskar Von Muller نے تخلیقی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس قدر تندہی سے کام کیا کہ وہ جلد ہی نمائشوں میں پیش کئے جانے والے خاص اشیاء اور نوادرات کے حصول کیلئے اس قدر جارحیت پسندانہ انداز اختیار کرنے کی وجہ سے جلد ہی مشہور ہو گئے پچھلے کئی عشروں سے جرمن عجائب گھر ایک ایسی نمائش بن چکا ہے جس کی لمبائی 20 کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے اور اس میں تقریباً 20 ہزار اشیاء نمائش کی غرض سے رکھی جاتی ہیں اس عجائب گھر میں تحقیق بھی ہوتی ہے اور تقاریر اور مقالوں کے ذریعہ سائنس کی تازہ ترین معلومات کا انکشاف بھی کیا جاتا ہے توقع کی جا رہی ہے کہ 2005ء میں میونخ میوزیم کی نمائش کے ہالوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوگا اور یہاں ایک نیا ٹرانسپورٹ سینٹر بھی قائم کیا جائے گا اس نمائش کا رقبہ 73 ہزار مربع میٹر تک پھیل جائے گا صوبہ بائرن میں سیر و سیاحت کی غرض سے آنے والے احمدی احباب کو ان تاریخی میوزیم اور عجائب گھر کو بھی ضرور دیکھنا چاہئے میونخ کے علاوہ صوبہ بائرن کے دوسرے بڑے عظیم تاریخی شہر نیورن برگ میں بھی نہایت دلچسپ اور تاریخی میوزیم پائے جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

تا کہ حضرت اقدس کی طرف سے جرمانہ کی فوری ادائیگی نہ ہونے پائے اور آپ کو کم از کم ہفتہ اور اتوار دو روز تو جیل خانہ میں رکھا جا سکے۔

ادھر یہ بات ہوئی ادھر خدا تعالیٰ نے حضور کے کئی خدام کے دل میں یہ تحریک کی کہ وہ فیصلہ کے دن روپے ساتھ لے گئے بلکہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے تو احتیاطاً نو سو روپیہ فیصلہ سے ایک روز پیشتر ہی اپنے آدمی کے ہاتھ بھجوا دیا۔ چنانچہ جوں ہی فیصلہ سنایا گیا خواجہ کمال الدین صاحب نے اس رقم سے اسی وقت جرمانہ کی رقم ادا کر دی اور لالہ آتما رام اور ان کے ساتھیوں کا سارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص 290 تا 292)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35591 میں فیض الرحمان ولد محمد الطاف خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ

20-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فیض الرحمان خان ولد محمد الطاف خان دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان والد موصی گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 35592 میں ناصر احمد ولد رفیق احمد انجم قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر احمد ولد رفیق احمد انجم دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 35593 میں قیصر ندیم ولد مشتاق احمد طاہر قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قیصر ندیم ولد مشتاق احمد طاہر دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 صہیب مجید ولد مجید احمد مبارک دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 پرویز اشرف ولد محمد اشرف دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35594 میں عطیہ بشریٰ بنت راجہ محمد عبداللہ قوم راجپوت. پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیہ بشریٰ بنت راجہ محمد عبداللہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد عبداللہ وصیت نمبر 30954 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 35595 میں فوزیہ طاہر زوجہ محمد طاہر قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 93 گرام 8 ملی گرام مالیتی -/57700 روپے۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فوزیہ طاہر زوجہ محمد طاہر دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

اپنے خاندان کو نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا ممبر بنا کر تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ رافعہ رفیع صاحبہ بنت مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالرحمت شرقی ب کا نکاح ہمراہ مکرم محمد امجد شاد صاحب ابن مکرم محمد اشرف شاد صاحب (مرحوم) آف اگوکی سیالکوٹ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 5 دسمبر 2003ء کو دارالرحمت شرقی میں پڑھا۔ اسی روز رخصتی ہوئی اور محترم عثمان چینی صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 6 دسمبر کو سیالکوٹ میں دعوت ولیمہ ہوئی اور مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم عبدالخالق چوہدری صاحب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں خاکسار کے نواسے مکرم ادیب احمد اکمل ابن مکرم ملک مبارک احمد اکمل صاحب جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے نے خدا کے فضل سے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کر لیا ہے۔ بچہ مکرم ملک کمال الدین اکمل صاحب سابق ڈپٹی ڈائریکٹر ایری گیشن گڑھی شاہو لاہور کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بچے کو دینی و دنیاوی علوم سے بہرہ ور فرمائے۔

مددگار کارکن کی آسامیاں

☆ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکن درجہ چہارم کی آسامیاں خالی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میٹرک ہو۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ لائیں۔ انٹرویو 17/ جنوری 2004ء بروز ہفتہ بوقت 8:00 بجے صبح ہوگا۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

لیاقت علی انجم صاحب ولد حکیم عبدالغنی صاحب مکان نمبر 14/21 دارالعلوم غربی ربوہ کے بارہ میں شکایات سامنے آئی ہیں کہ مختلف بہانوں سے لوگوں سے رقوم بٹورتے ہیں اور پھر واپس نہیں کرتے۔ احباب محتاط رہیں۔ (نظارت امور عامہ)

ولادت

مکرم خرم بٹ صاحب سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں خاکسار کے بہنوئی مکرم وقاص امین صاحب اور ہمشیرہ مکرمہ نورین وقاص صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8 جنوری 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مائرہ امین نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد امین صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی اور مکرم محمد افضل بٹ صاحب کارکن دفتر صدر عمومی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک سیرت اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

6۔ صدر کراچی مجلس (کراچی، علاقہ جات سندھ)
ای میل iamalik_1970@yahoo.com
فون: 021-4821854

اس کے علاوہ جگہوں کے خواتین و حضرات ممبر شپ اور معلومات کیلئے مرکزی جنرل سیکرٹری سے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔ فون 213694
E-mail:Kaleemqureshi@hotmail.com
(چیئرمین ایسوسی ایشن)

نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

ایم ٹی اے کی نشریات ایشیاسیٹ۔3 پر نشر ہوں گی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے کی نشریات مورخہ 15 جنوری 2004ء سے ایشیاسیٹ۔2 بند ہو جائیں گی اور مستقل طور پر ایشیاسیٹ 3 پر نشر ہوں گی۔ ایشیاسیٹ۔3 پر نشریات گزشتہ دو ماہ سے جاری ہیں۔ وہ احباب جنہوں نے اپنا ریسیور ایشیاسیٹ۔3 پر ابھی تک ٹیون نہیں کیا وہ اپنا ریسیور ایشیاسیٹ۔3 پر ٹیون کروالیں۔ ایشیاسیٹ۔3 کی ٹیکنیکل معلومات مندرجہ ذیل ہیں احباب اس کے مطابق اپنا ریسیور مورخہ 15 جنوری 2004ء سے پہلے سیٹ کرلیں۔ اس سیٹلائٹ پر PTV کے سارے چینلز اور انڈین سٹیشن وغیرہ بھی Available ہیں۔

MTA International (Digital)

Sattelite	Asia Sat -3 s 105:5Deg.East.
Transponder	4
LNB	C Band
Down Link Frequency	3760 MHz
Local Frequency	05150
Polarity	horizental
Symbolrate	26000
Modulation	QPSK
PID	Auto
FEC	7/8
Dish Size	2 meters/6-feet
Video	514

Audios

Audio-1	652
Audio-2	662
Audio-3	672

(ناظر اشاعت)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	12 جنوری	زوال آفتاب	12:17
سوموار	12 جنوری	غروب آفتاب	5:26
منگل	13 جنوری	طلوع فجر	5:41
منگل	13 جنوری	طلوع آفتاب	7:07

کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بھارت سے بات چیت برابری کی سطح پر ہوگی۔ یہ غلط تاثر ہے کہ پاکستان نے سارک کانفرنس کے بعد مشترکہ بیان میں بھارت کے مطالبات مان کر گھٹنے ٹیکے۔ کسی کی فتح یا شکست نہیں ہوئی۔ پاک بھارت تعلقات کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔

پاک بھارت۔ ایک دوسرے کے پسندیدہ ملک

پاکستان اور بھارت شہری ہوا بازی میں ایک دوسرے کو پسندیدہ ملک قرار دینے پر رضامند ہو گئے۔ تجویز پاکستان نے پیش کی تھی۔ بھارت نے مثبت جواب دیا۔ دونوں ملکوں کی فضائی کمپنیاں ایک دوسرے کے ہوائی اڈے استعمال کر سکیں گی۔ آمدورفت میں سہولت ہوگی دونوں ملک سفارتی عملے میں اضافے اور سفارتکاروں کی نقل وحمل پر پابندیاں ہٹانے پر بھی آمادہ ہو گئے ہیں۔ واجپائی نے کہا ہے کہ پاک بھارت تعلقات کیلئے مثبت ہوائیں چل رہی ہیں۔

ٹارگٹ بم پاکستان ایئرفورس کو نظر نہ آنے والے ٹارگٹ بموں سے لیس کردیا گیا ہے۔ انچ 4 اور انچ 2 سیریز کے یہ بم 120 اور 60 کلومیٹر تک کے فاصلے پر واقع دشمن کے جہاز اور میزائل سمیت ہر قسم کے ٹارگٹ کو آسانی نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

عراق سے فوجیں واپس چلی جائیں فرانس

کے صدر ژاک شیراک نے کہا ہے کہ امریکہ عراق میں اقتدار جلد عوام کے حوالے کر دے اور غیر ملکی فوجیں واپس چلی جائیں۔ عراق میں جلد الیکشن نہ کروائے گئے تو صورتحال مزید سنگین ہوجائے گی۔

امریکہ سے دوستی نہیں ہوسکتی ایران کے روحانی

پیشوا خامنہ ای نے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے زلزلہ زدگان کی امداد سے واشنگٹن تہران تعلقات بہتر نہیں ہوئے۔ امریکہ کا رویہ ابھی تک مخالفانہ ہے اس سے دوستی نہیں ہوسکتی۔

بھکر۔ بس حادثہ بھکر کے قریب نہر میں گرنے سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 62 ہوگئی ہے۔

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرت کا فرمان ہے ہر مرد وعورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔

یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

جنگ روس۔ پولینڈ

بالشویک انقلاب کے بعد پولینڈ اور سوویت یونین کے درمیان سرفہرست تنازعہ زار حکمرانوں کے زمانے میں دونوں ممالک کے درمیان قائم سرحد کرزن لائن سے متعلق تھا۔ اس کی حد بندی اور آس پاس کے سرحدی علاقوں پر دونوں ممالک کے درمیان اختلافات پائے جاتے تھے۔ تنازعہ کو طول اس وقت ملا جب پولینڈ کے صدر جوزف پلسوسکی اور یوکرائن کے قوم پرست رہنما اور بالشویک انقلاب کے خلاف باغی قومیت پسند سائمن پٹلورا کے درمیان تعلقات میں گرمجوشی پیدا ہوئی۔

7 مئی 1919ء کو پولینڈ کی افواج نے کیوو پر حملہ کیا جس کا بروقت جواب سوویت یونین نے دیا اور اپنی افواج کی پیش قدمی پولینڈ میں کرزن لائن کے پار تک کر دی۔ تاہم مغربی یورپ کی طاقتوں کی مداخلت کے باعث یہ جنگ ایک سال سے زائد عرصے تک جاری نہیں رہ سکی اور اکتوبر 1920ء میں معاہدہ ریگا کے تحت دونوں جانب سے کرزن لائن کو متفقہ سرحد تسلیم کر لیا گیا، جو دوسری جنگ عظیم تک دونوں ممالک کے درمیان سرحد رہی۔ تاہم اس سرحد کو مزید تقویت اس وقت حاصل ہوئی جب یالٹا کانفرنس میں اسٹالن نے اس سرحد کو سوویت پولینڈ سرحد تسلیم کیا۔

بھائی بھائی گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دوکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود 4844986

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 12 بجے شام 3 تا 6 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

ہومیوپیتھک ادویات
جرمن وپاکستانی ہومیوپیتھک پوٹنسیاں مدرٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156